سوال

(172) نماز عید کےلیے عورتوں کا عیدگاہ جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نمازعیدین کےلیے عورتوں کا عیدگاہ میں جانا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عیدین کی نماز میں عورتوں کی شرکت لازمی ہے جو عورتیں ایام ماہواری میں بھی ہوں وہ بھی عیدگاہ کی طرف جائیں اگرچہ نماز تو وہ ادا نہیں کریں گی لیکن مسلمانوں کی دعاؤں میں شرکت کریں گی۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم عیدین کے دن حیض والی اور پردہ دار دوشیزاؤں کو نکالیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اوران کی دعا میں شریک ہوجائیں اور حائضہ عورتیں نماز والی جگہ سے علیحدہ رہیں ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا اسے اس کے ساتھ والی چادر اوڑھادے۔ (بخاری ومسلم، مشکوة 1431) اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ خواتین کو عیدین کی نماز ادا کرنے کےلیے عیدگاہ کی طرف نکلنا چاہیے اگر عورت کو ایام ماہواری آجائیں تب بھی وہ عیدگاہ کی طرف جائے گی، مسلمانوں کی دعا میں شرکت کرے گی، امام ابن قدامہ مقدسی رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المغنی" میں یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد بعض ایسے حضرات کے اقوال نقل کئے ہیں جو عورتوں کےلیے عیدگاہ کی طرف جانا پسند نہیں کرتے پھر اس کے متعلق انتہائی جامع اور موثر تبصرہ یوں کیا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سب سے زیادہ اتباع کا حق دار ہے"۔ (المغنی 4/265)

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواتین عیدگاہ میں حاضر ہوتی تھیں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن اٹھے پہلے نماز ادا کی پھر خطبہ دیا جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اتر کر عورتوں کے پاس تشریف لائے آپ نے انہیں نصیحت کی اور آپ بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین) الغرض اس معنی کی کئی ایک احادیث صحیحہ موجود ہیں کہ عورتوں کو نماز عید کی ادائیگی کےلیے عیدگاہ کی طرف جانا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب العیدین، صفحہ: 229

محدث فتویٰ